قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

بچوں سے متعلق فوجداری مقدمات کی سماعت کا طریقہ کار

جرم بہرحال جرم ہی ہوتا ہے چاہے وہ بالغ فرد سے سرزد ہو یا نابالغ فرد سے، البتہ نابالغ فرد سے جرم سرزد ہو جانے کی صورت میں قانون میں اسکے لئے رعایت موجود ہے کیونکہ ایسے جرم میں کئی عوامل اثرانداز ہو سکتے ہیں مثلاً ذھنی ناپختگی، گھریلو ناچاقی، اردگرد کا ناسازگار ماحول اور معاشی و معاشرتی برائیوں کے منفی اثرات وغیرہ۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۲ کے تحت اگر ۷ سال سے کم عمر کے بچے سے کوئی جرم سرزد ہو جائے تو وہ جرم کے زمرے میں نہیں آتا۔ اسی طرح تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۸۳ کے تحت ۷ سال سے زائد اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے سے سرزد ہونے والا کوئی جرم، جرم کے زمرے میں تب شمار ہوگا جب عدالت اس نتیجہ پر پہنچے کہ جرم کرتے وقت وہ ذھنی طور پر اتنا بالغ النظر تھا کہ اس فعل کے مابعد اثرات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا۔

پاکستان میں کم سن مجرموں سے متعلق حال ہی میں ایک قانون "جیونائل جسٹس سسٹم " (Juvenile Justice System) کم جولائی ۲۰۰۰ء سے نافذ کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت فوجداری مقدمات میں ملوث ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کے مقدمات کیلئے خاص طریقہ انصاف فراہم کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

بچے کی گرفتاری اور ضمانت پر رہائی

(۱) اگر کسی جرم میں بچے کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہو تو مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۰ کی رو سے انچارج تھانہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ:-

(الف) بچے کے والدین یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار کو بچے کی حراست میں لئے جانے کے وقت اور تاریخ سے آگاہ کرے اور ساتھ ہی انہیں مجاز عدالت کا نام و پتہ بھی بتائے جہاں بچے کو پیش کیا جائے گا۔

(ب) متعلقہ اصلاحی افسر (Probation Officer) کو بھی اطلاع دے تاکہ وہ بچے کی تعلیمی استعداد اور اس کے کردار کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنی رپورٹ عدالت میں پیش کرے۔ البتہ بچے سے متعلق معلومات صیغہ راز میں رہیں گی جو کہ صرف بچے کے والدین یا رشتہ دار کو فراہم کی جا سکتی ہیں۔

(۲) جرم ناقابل ضمانت ہونے کی صورت میں متعلقہ تھانہ کا انچارج ۲۴ گھنٹوں کے اندر بچے کو متعلقہ عدالت میں پیش کریگا۔

(۳) جرم قابل ضمانت ہونے کی صورت میں عدالت بچے کو ذاتی مچلکہ پر (Personal Bond) یا بغیر مچلکہ (without personal bond) فوراً رہا کر دے گی۔ لیکن اگر عدالت کو اس بات کا احتمال ہو کہ بچہ رہا ہونے کے بعد کسی غلط گروہ میں شامل ہو کر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو سکتا ہے تو

اسے موزوں آدمی یا اصلاحی افسر (Probation Officer) کے پاس یا بچوں سے متعلق کسی بھی ادارے میں بھجوا سکتی ہے البتہ اسے کسی صورت میں بھی جیل یا حوالات میں نہیں رکھا جائے گا۔

(۴) اگر ۱۵ سال سے کم عمر کا بچہ کسی ایسے جرم میں گرفتار ہو جسکی سزا ۱۰ سال سے کم ہے تو اس جرم کو قابل ضمانت سمجھا جائے

گا۔

(۵) اگر بچہ کسی ناقابل ضمانت جرم میں گرفتار ہوا اور عدالت کو اس بات کا اطمینان ہو کہ بچہ یا اسکا ولی مقدمہ میں تاخیر کا قصوروار نہیں ہے تو:۔

(الف) ایسے جرم میں، جسکی مقررہ سزا موت ہے، اگر ایک سال تک مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو تو عدالت اسے ضمانت پر رہا کرے گی۔

(ب) ایسے جرم میں جس کی مقررہ سزا عمر قید ہے، عدالت اسے ۶ ماہ بعد ضمانت پر رہا کرے گی۔

(ج) ایسے جرم میں جس کی سزا عمر قید سے کم ہے، عدالت اسے ۴ ماہ بعد رہا کرے گی۔

تاہم اگر بچہ کسی سنگین، بے رحمانہ یا سنسنی خیز جرم میں ملوث ہو یا کسی ایسے جرم میں سابقہ سزا یافتہ ہو جسکی سزا موت یا عمر قید ہے تو عدالت اسکو ضمانت پر رہا نہیں کرے گی۔

عدالتی کاروائی

اس قانون کی دفعہ ۴ کے تحت ایسے کسی کمسن مجرم کا مقدمہ صرف ان عدالتوں میں چلایا جا سکتا ہے جو اس قانون کے تحت عدالت عالیہ (High Court) نے مقرر کئے ہوں اور ایسے مقدمات کی کاروائی ۴ ماہ میں مکمل کی جائے گی۔

(۱) ان عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی پیروی کیلئے ملزم یا ملزم بچہ حکومت کے **خرچ** پر ایک قانونی مشیر یا وکیل مقرر کروانے کا حقدار ہو گا۔

(۲) عمومی طور پر جس روز مقدمہ شہادت کیلئے مقرر ہو گا اس روز عدالت کسی اور مقدمہ کی سماعت نہیں کرے گی اور دوران مقدمہ بچے کے لواحقین، عدالت کے عملے اور اس افسر کے سوا جس کا کاروائی سے براہ راست تعلق ہو بشمول متعلقہ پولیس افسران، کوئی اور شخص کمرہ عدالت میں موجود نہیں ہو گا۔

(۳) بچے کے مفاد کے پیش نظر عدالت کسی کو بھی کمرہ عدالت سے باہر جانے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔

(۴) اگر مقدمہ کی سماعت کے دوران عدالت یہ سمجھے کہ بچے کی حاضری یا موجودگی عدالت میں ضروری نہیں ہے تو وہ اس کو ذاتی حاضری سے مستثنیٰ بھی قرار دے سکتی ہے۔ اسی طرح اگر عدالت یہ سمجھے کہ بچہ کسی **ذہنی یا جسمانی** عارضہ میں مبتلا ہے تو وہ اسے حکومت کے **خرچ** پر علاج معالجہ کے لئے ہسپتال بھجوائے گی۔

(۵) بچے کے مفاد کے پیش نظر عدالت کی اجازت کے بغیر ایسے مقدمات کی کاروائی جس میں بچے کا نام، پتہ، سکول یا کسی کی شناخت پر مشتمل دیگر معلومات موجود ہوں کسی اخبار یا رسالے میں شائع نہیں کی جا سکتی۔

مقدمہ کی کاروائی کے اختتام پر اگر عدالت اس نتیجہ پر پہنچے کہ بچے سے جرم سرزد ہوا ہے تو عدالت اس کو سزا نہیں دے گی بلکہ:۔

(الف) اس کو اس کے والدین، رشتہ دار یا کسی اور مناسب آدمی کی ضمانت پر یا بغیر ضمانت کے سزا کی مدت تک کیلئے پروبیشن (Probation) پر رہا کر دے گی۔ جسے عدالت کی طلبی پر وقتاً فوقتاً مقررہ وقت پر عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

(ب) جرم کی نوعیت کے مطابق اگر عدالت مناسب سمجھے تو اسے ۱۸ سال کی عمر تک کیلئے بروسٹل انسٹی ٹیوشن (Bros-

tal Institution) بھیج سکتی ہے۔

(ج) اگر عدالت مطمئن ہو کہ بچے مزید پروبیشن میں رکھنا غیر ضروری ہے تو وہ اس کی سزا میں تخفیف کر کے اس کی پروبیشن Probation ختم کر سکتی ہے۔

اس قانون کے تحت مندرجہ ذیل کے تحت سزائیں بچوں کو نہیں دی جا سکتیں:

(۱) موت کی سزا

(۲) قید با مشقت یا دیگر جسمانی سزا

(۳) ہتھکڑیاں یا بیڑیاں لگانا لیکن اگر اسکے بھاگ جانے کا خطرہ ہو تو ہتھکڑی لگائی جا سکتی ہے۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں:۔

ریسرچ افسر II

قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان

سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد

فون نمبر: 051-9220483

051-9209412

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk